THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, October 08, 2012

(86th Session)

Volume X, No. 01

(Nos. 01-09)

CONTENTS

		Pages
1	Recitation from the Holy Quran………………….	1
2.	Panel of Presiding Officers……………………….	2
3.	Leave of Absence……………………………………	2-4
4.	Points of Order	
	i On Unlawful and Unjustified Visit of Some Police Officials to Residence of the Leader of the House, Senate………………………………………….	5-24
	ii On the Production of New Affidavit by Parliamentarians in the Light of Judgment of the Supreme Court…………………………………………..	25-28
5.	Passage of a Unanimous Resolution on Airing the Blasphemous Movie	29-31
6.	Presentation of Reports……………………………………	32
7	FATEHA………………………………………………….	33-41

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-X SP.X(01)/2012

No. 01 15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, October 08, 2012

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at six in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyar Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ
يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ
اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ هٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ
مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۲۶﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ هُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۷﴾

ترجمہ:۔ پس اللہ جس کسی کو (فضلاً) ہدایت دینے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ اسلام کے لئے کشادہ فرما دیتا ہے اور جس کسی کو (عدلاً اس کی اپنی خرید کردہ) گمراہی پر ہی رکھنے کا ارادہ فرماتا ہے اس کا سینہ (ایسی) شدید گھٹن کے ساتھ تنگ کر دیتا ہے گویا وہ بمشکل آسمان (یعنی بلندی) پر چڑھ رہا ہو۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں پر عذاب (ذلت) واقع فرماتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔ اور یہ (اسلام ہی) آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے بیشک ہم نے نصیحت قبول کرنے والے لوگوں کے لئے آیتیں تفصیل سے بیان کر دی ہیں۔ انہی کے لئے ان کے رب کے حضور

سلامتی کا گھر ہے اور وہی ان کا مولیٰ ہے ان اعمال (صالحہ) کے باعث جو وہ انجام دیا کرتے تھے۔

(سورۃ الانعام: آیت 125 تا 127)

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Panel of Presiding Officers.

Panel of Presiding Officers

Mr. Chairman: In pursuance of Sub-rule (1) of rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, I nominate the following members, in order of precedence, to form a Panel of Presiding Officers for the 86th Session of the Senate of Pakistan:-

1. Senator Gul Muhammad Lot
2. Senator Col. (Retd.) Syed Tahir Hussan Mashhadi
3. Senator Muhammad Mohsin Khan Leghari

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب صلاح الدین ڈوگر علاج کی غرض سے ملک سے باہر جا رہے ہیں، اس لئے انہوں نے حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب مشاہد حسین سید نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 8 تا 17 اکتوبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد کاظم نے ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 8 اور 9 اکتوبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد طلحہ محمود نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر 8تا12 اکتوبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب باز محمد خان نے ناسازی طبیعت کی بنا پر مورخہ 8اور 12 اکتوبر کے لئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا یہ ایوان ان کی رخصت منظور فرماتا ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میر اسرار اللہ خان زہری نے اطلاع دی ہے وہ ملک سے باہر ہیں، اس لئے وہ مورخہ 8تا12 اکتوبر اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔ جی اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائد حزب اختلاف): شکریہ، جناب چیئرمین! جیسا کہ ہاؤس بزنس کمیٹی میں آپ کی Chairmanship میں آج کے حوالے سے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ ہم سب سے پہلے یہ بزنس لیں گے کہ جو 11 ستمبر جناب رسول اللہ ﷺ کی شان کے خلاف گستاخی کی گئی، video clip چلا یا گیا، فلم بنی ہے، وہ youtube پر ڈالی گئی۔ اس وقت 13 ستمبر کو نیشنل اسمبلی سیشن میں تھی تو انہوں نے ایک resolution pass کی تھی۔ اس واقعہ کے بعد آج سینیٹ کا پہلا اجلاس ہو رہا ہے تو اگر آپ اجازت دیں

I would beg to move that under rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the requirements of rules 25, 26, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to move the resolution.

جو کہ میں 5 اکتوبر کو آپ کے آفس میں جمع کروا چکا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی لیڈر آف دی ہاؤس۔

سینیٹر محمد جہانگیر بدر (قائد ایوان): جناب چیئرمین! اس پر میں نے بھی ایک resolution تیار کی ہے، اگر آپ آدھے گھنٹے کا وقفہ دے دیں تو ہم اس کو یکجا کر دیں تا کہ ایک جیسا متن آئے۔ It is very important.

جناب چیئرمین: جی اسحاق ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین! Rules کے مطابق مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن چونکہ میں نے یہ launch کی ہے اور میں اس کو پڑھ دیتا ہوں اور I welcome the proposal of Leader of the House کہ آپ ہمیں آدھا گھنٹہ دے دیں، تین چار آدمی nominate کر دیں، اسے بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں اور اسی میں merge کر دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے ڈار صاحب مناسب یہ ہو گا کہ with consultation ایک prepare کر دیں، it can be decided by you, if you want to move it, you can move it but before moving it. اس consultation process میں ہم باقی Parliamentary Leaders کو بھی associate کر لیتے ہیں۔ پورے ہاؤس کی جانب سے ایک joint سا بن جائے۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: ظاہر ہے joint ہی بنے گا۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے once it is moved then you go for another amendment after that. Appropriate would be this that آپ، Leader of the House, Leader of the Opposition, Parliamentary Leaders جناب کرنل مشہدی صاحب، حاجی عدیل صاحب اور غفور حیدری صاحب بیٹھ کر اس کو دیکھ لیں اور پھر آپ جو پڑھیں بھی تو وہ consultation سے ہو that would be more appropriate. Otherwise you will have to go for amendment once you move this then you will go for another amendment میں سمجھتا ہوں کہ we give you half an hour آپ consultation کر لیں اور ایک consensus resolution بنا لیں۔ that can be put before the House. جی ڈار صاحب۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ آپ کو half an hour دیتے ہیں then we take up for the rules also. وہ بھی دیکھ لیتے ہیں۔ جی کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: جناب چیئرمین! Information and Broadcasting کی میٹنگ غالباً ستائیس ستمبر کو ہوئی تھی۔ اس میں فرحت اللہ بابر صاحب نے ایک resolution draft

کیا اور وہ کمیٹی نےadopt کیا اور اسی دن وہ آپ کو بھجوا دیا۔ صدر صاحب کو اور وزیراعظم صاحب کو بھی بھجوا دیا۔ ہم بھی یہ چاہتے ہیں کہ اس ایوان میں وہresolution adopt کیا جائے۔ اگر آپ اس کو بھی ساتھ شامل کرلیں، فرحت اللہ بابر صاحب موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: آغا صاحب! آپ اسconsultative process میں آپ چلے جائیں یا بابر صاحب، دونوں میں سے ایک چلا جائے۔

سینیٹر کامل علی آغا: بابر صاحب! چلے جائیں گے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے بابر صاحبAssociate ہو جاتے ہیں۔

سینیٹر کامل علی آغا: resolutionموجود ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: دیکھیں جی مختلف ممبر، مختلف resolutions نہ پڑھیں میں یہ چاہتا ہوں کہ یہ متفقہ طور پر سب کا دستخط شدہ ہو۔

سینیٹر کامل علی آغا: جو آپ نے فرما دیا، وہ درست ہے۔

جناب چیئرمین: وہ بنا کر لے آئیں اور سب اس پر دستخط کردیں۔ جی حاجی عدیل صاحب! میں نے آپ کا ذکر پہلے کر دیا ہے کہ آپ بھی وہاں جائیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: قائمہ کمیٹی برائے خارجہ امور نے الگ ایک resolution pass کیا ہے تو یہ تمام جمع کرکے ایک متفقہ بنا دیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ بھی اس consultative process میں شریک ہیں۔ Now we move on to item No.2. جی جہانگیر بدر صاحب۔

Points of Order

On Unlawful and Unjustified Visit of Some Police Officials to Residence of the Leader of the House Senate

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: جناب چیئرمین! مہربانی۔ I am Leader of the House. میں اس ہاؤس کی نمائندگی کرتے ہوئے، ہاؤس کی عزت کا custodianہوں اور میں آج اس ایوان کو اعتماد میں لینا چاہتا ہوں۔ میں نے زندگی میں کبھی چھپا کر سیاست کی ہے نہ ہی میں آئندہ کرنا

چاہ رہا ہوں۔ جناب چیئرمین! آج ایسا ہوا کہ آج کے اجلاس کے لیے اور پھر صبح اٹھارہویں ترمیم کے سلسلے میں ایک بڑی اہم میٹنگ تھی اور ساتھ ہی German Parliamentarians کا Delegation آیا ہوا تھا strategic dialogues کے سلسلے میں، ان کے ساتھ میری بڑی اہم میٹنگ تھی میں رات دو بجے تک سارے documents study کرتا رہا اور اس کے بعد میں گہری نیند سو گیا۔ مجھے صبح میرے ملازمین نے بتایا کہ رات بیس کے قریب پولیس والے میرے کمرے کے باہر دندناتے رہے اور یہ جو پنجاب ہاؤس کا ڈی بلاک ہے جس میں، میں عارضی طور پر اپنی entitlement use کر رہا ہوں وہاں پر میں ٹھہرا تھا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا آیا ان کا تعلق پنجاب پولیس سے ہے یا ان کا تعلق اسلام آباد پولیس سے ہے؟ ان کا تعلق ایف آئی اے سے ہے اور نیب کی سرکردگی میں وہاں پر پہنچے ہیں۔ میں آج اس ایوان کو اس statement کے ذریعے on board and confidence میں رکھنا چاہتا ہوں، اس لیے کہ ایوان کو پتا ہو کہ یہ جو اس قسم کی حرکت ہوئی ہے اس کو دیکھ سکیں۔ اس قسم کی حرکات تو میرے ساتھ پہلی مرتبہ نہیں ہوئیں، جناب چیئرمین! یہ واقعہ کوئی پہلی مرتبہ پیش نہیں آیا۔ میرے ساتھ زمانہ طالب علمی سے ایسے واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ جب کبھی میں student politics میں تھا، اس کے بعد میں پاکستان کی سیاست میں آیا، جنرل ضیاء کا دور تھا، میری ننگی پیٹھ پر کوڑے بھی مارے گئے۔ مجھے یہاں پر ڈکٹیٹروں نے سزائیں بھی دیں۔ یہاں پر کئی قسم کے ظلم و ستم پاکستان میں جمہوریت کی بحالی کی جدوجہد میں ہوئے۔ پہلے شہید ذوالفقار علی بھٹو اور پھر اس کے بعد شہید محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ میری زندگی ایسی ہی جدوجہد اور واقعات سے بھرپور ہے جس میں شاہی قلعے کی صعوبتیں اور سالہا سال کی قید و بند کی تکالیف بھی ریکارڈ پر موجود ہیں۔ میں ان کو کسی کے خلاف استعمال نہیں کرنا چاہتا۔ میں اس کو اپنی شان میں قصیدہ پیش کرنے کے لیے بھی استعمال نہیں کرنا چاہتا لیکن میں ایک historical perspective میں ضرور آج کا واقعہ ایوان کو اعتماد میں لینے کے لیے پیش کرنا چاہ رہا تھا یہ اس لیے کہ اگر آج جب کہ میں قائد ایوان ہوں، جب کہ یہاں پر تمام دنیا کو پتا ہے کہ یہاں پر جمہوریت ہے۔ جب کہ یہاں پر sanctity of the House ہے، ایک ہاؤس ہے اور اس کے ممبرز ہیں۔ عوام کے منتخب کردہ نمائندے ہیں، ان سب کی موجودگی میں یہاں پر چیز تبدیل ہونے کے لیے ایک direction میں جا رہی ہے۔ اٹھارہویں ترمیم میں آئین کے 98 Articles بدل گئے، آئین اپنی اصلی حالت میں بحال ہو گیا۔ یہاں پر ہر چیز اپنی اصلی حالت میں آنے لگی۔ نہایت افسوس ہے پولیس نے اپنا رویہ تبدیل نہیں کیا۔ یہاں پر زیادتیوں نے اور اس شرمناک واقعہ نے کہ چوروں کی طرح رات کو

پولیس والے وہاں داخل ہوئے ہیں اور انہوں نے پنجاب ہاؤس کی sanctity خراب کی ہے۔ انہوں نے اس ایوان کی sanctity کو بھی challenge کیا ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ اس کے پیچھے کون سے ہاتھ ہیں، یہاں پر یہ کہا گیا کہ میرا کوئی قریبی عزیز ہےوہ ان کو کسی کیس میں درکار ہے nobody is above the law جو جس کو درکار ہےاس کو گرفتار کیا جائے اور قانون اپنا راستہ لے۔ میں تو کہیں بھی قانون کے راستے میں رکاوٹ نہیں ہوں۔ میں نے کبھی زندگی میں فرار اختیار نہیں کیا، تاریخ اس بات کی گواہ ہے، مجھے کہا گیا کہ بھاگ جاؤ۔ میں کبھی ملک چھوڑ کر نہیں بھاگا، مجھے کئی ملکوں نے سیاسی پناہ کی دعوت دی، میں نے کبھی کسی کی دعوت قبول نہیں کی۔ میرے پاس سینکڑوں واقعات ہیں جو میں یہاں پر پولیس کے رویے اور اپنی تاریخ کے حوالے سے پیش کرسکتا ہوں لیکن ایک بیان کردیتا ہوں کہ 2001میں جب مشرف یہاں کا ڈکٹیٹر تھا تو میں لندن میں اپنے بھتیجے کی شادی میں گیا ہوا تھا تو اس کے بعد میں ایک جگہ شہید محترمہ کے جلسے میں گیا تو آج جو آزاد جموں و کشمیر کے وزیر اعظم ہیں جناب چوہدری عبدالمجید صاحب انہوں نے مجھے یہ پیغام دیا کہ آپ واپس نہ جانا، تم پر کوئی کیس نہیں ہے لیکن پھر بھی اگر آپ گئے تو آپ کو گرفتار کرلیا جائے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ is this information or a message? انہوں نے کہا دونوں ہی سمجھ لیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے تو پیغام دے دیا جائے کہ I am coming. میں واپس آیا اور گرفتار ہوا۔ میں تمام ادوار میں گرفتار ہوا ہوں اور میں یہاں آپ کی اطلاع کے لیے and taking the House into confidence وہ 2001میں مجھے انہوں نے گرفتار کیا۔ 2010 میں مشرف کے دیے ہوئے جبر کے بعد میں نے اور میری اولاد نے NAB Courts کو face کیا اور پھر میں جب عدالتوں سے بری ہوا تو عدالت نے یہ لکھا کہ اس کی political victimization ہوئی ہے۔ میں نے تو پھر بھی نیب کے متعلق ایک لفظ استعمال نہیں کیا، میں تو ان نیب والوں کو بھی جانتا ہوں اور ان پولیس افسران کو بھی اچھی طرح جانتا ہوں اور باقیوں کو بھی۔ اگر میں یہاں ٹی وی پر history پیش کرنا شروع کردوں تو ٹی وی کے پاس کچھ دن اور کچھ بولنے کے لیے نہیں رہے گا لیکن کسی کی بے عزتی کرنا میرا مقصود نہیں، میرا کام یہ ہے کہ یہاں پر جو ارکان ہیں، آج اگر مجھے اس بات کا victim بنایا گیا ہے، کل کسی اور کو نہ بنادیں۔ میں نے اپنی قبر میں جانا ہے۔ میرا رزق دینے والا اللہ پاک پروردگار ہے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ نہ میں نے زندگی میں کوئی لالچ کی ہے، نہ میں کسی سے ڈرا ہوں اور نہ ہی مجھے کوئی ڈرا سکتا ہے۔ نہ میں نے ماضی میں ایسا کیا، نہ میں نے مال و دولت اکٹھا کیا، نہ میں اس کے پیچھے بھاگا اور نہ میں کبھی میدان چھوڑ کر بھاگا۔ اگر کسی شخص نے گناہ کیا ہے، اس کو

گرفتار کریں۔ کون لوگ ہیں جو اس کو چھپانا چاہتے ہیں اور اس کے رشتے داروں کے نام پر ایک بہانا بنا کر اس طرح کی زیادتی کررہے ہیں۔

میں اس ایوان کے سامنے یہ بات لانا چاہ رہا تھا تا کہ ایوان کو اس بات کا پتا ہو اور کل کو میرا media trial نہ کیا جائے۔ اس قسم کے لوگ جو اس واقعے میں ملوث ہیں جنہوں نے ان سے مل کر شاید مال بنایا ہو اور وہ میڈیا کو استعمال کر کے میرا نام لیں کہ جی اس کے پاس ہے، اس نے مفرور کو پناہ دے رکھی ہے۔ میں مفروروں کا دوست نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں آئینی جدوجہد کا حصہ اور آئین کا محافظ رہا ہوں اور ابھی بھی ہوں۔ اگر میرے اندر کوئی guilt ہو، میرے conscience میں کوئی جرم چھپا ہو تو میں اس طرح اس ایوان کے سامنے کبھی نہ آتا۔ میں اس ایوان کے سامنے آیا ہوں تا کہ میں ارکان کو یقین دلا سکوں کہ honourable members of the House, I am your brother, I am your comrade. میں اپنی جان دے سکتا ہوں لیکن کبھی بھی نہ کسی مجرم کو پناہ دوں اور نہ ہی زندگی میں کبھی ایسا کام کروں گا جس سے ایوان کے کسی رکن کو شرمندگی ہو، جس سے پیپلز پارٹی کے کسی عام ورکر کو شرمندگی ہو، جس سے میری class سے تعلق رکھنے والے سیاسی رہنماؤں کو، جو ایوان کے دونوں جانب بیٹھے ہیں، مایوسی کا شکار ہونا پڑا کہ شاید اس شخص نے پیسے کے لیے ایسا کام کیا ہو۔

جناب چیئرمین! میں اپنے بہت سارے rights reserve رکھتا ہوں، قانونی بھی اور دوسرے بھی جن پر کئی جگہ بولا جاسکتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری statement کے بعد کیا واقعات پیش آتے ہیں۔ میں یہاں categorical statement دینا چاہتا ہوں۔ I am making a statement in this House as a statement is made at bar in the court of law. میرا اس بات سے نہ کوئی تعلق ہے اور نہ میں ایسی چیزوں میں ملوث ہوں۔ اگر اس ایوان میں کسی جانب سے کوئی شخص ثابت کردے، یہ ایوان مجھے یہاں punish کرے، میں اپنے آپ کو اس کے سامنے پیش کروں گا۔ جناب چیئرمین! بہت شکریہ، آپ نے مجھے موقع دیا۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes Leader of the Opposition.

سینیٹر محمد اسحاق ڈار (قائدِ حزبِ اختلاف): بہت شکریہ جناب چیئرمین۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا لمحۂ فکریہ ہے۔ جیسا کہ honourable Leader of the House نے کہا کہ اگر ان کے کوئی عزیز کسی جرم میں مطلوب ہیں تو ان کو پکڑا جائے۔ میں سمجھتا ہوں انہوں نے بڑی open statement دی ہے کہ وہ قانون کے action میں نہ رکاوٹ تھے، نہ ہیں اور نہ بننا چاہتے ہیں۔

اب جو انہوں نے فرمایا، انہوں نے تین چار اداروں کا نام لیا، NAB کا، وفاقی پولیس کا اور پھر پنجاب پولیس کا۔ پہلی بات یہ ہے کہ ہمارے قوانین اور rules of business کے تحت ایک تو پنجاب پولیس وفاقی علاقے میں without prior permission of Interior Ministry نہیں آسکتی۔ وفاقی علاقے میں نہ وہ on their own کوئی action کرسکتی ہے اور نہ وہ آسکتی ہے۔ میں assume کررہا ہوں کہ اگر پنجاب پولیس کے کچھ لوگ اس میں تھے اور وہ اس operation میں midnight یا تین چار بجے آئے جیسا کہ یہ فرمارہے ہیں تو وہ definitely federal agencies کی approval کے ساتھ آئے ہوں گے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے دوست ہیں، ہمارے بھائی ہیں اور انہوں نے اپنی position بڑی categorical طریقے سے واضح کی ہے کہ میرا کوئی بھی عزیز ہو، اگر کسی کو توقیر صادق چاہیے تو جائے اسے پکڑے۔ ان کا کہنا ہے کہ میرا ان سے کوئی لینا دینا نہیں ہے چاہے میرا رشتہ دار ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ مہربانی کرکے Interior Ministry کو direct کریں کہ اس واقعے کی پوری تحقیق کرے اور اس House کو prorogue ہونے سے پہلے بلکہ دو تین دیں، یہ لمبا کام نہیں ہے، ان سے تفصیل لیں، investigate کریں اور ایک categorical statement اس ایوان میں آکر دیں کہ کیا وجہ تھی کہ انہوں نے رات کے اندھیرے میں Leader of the House کے کمرے میں جا کر چھاپہ مارنے کی کوشش کی اور اس کو کھولنے کی کوشش کی جہاں یہ آرام کررہے تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارا prerogative ہے اور ہمیں پتا چلنا چاہیے۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Thank you. Col. *Sahib*, do you want to talk on this issue or something else?

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: On this issue as this is very important.

Mr. Chairman: OK, Col. Mashhadi *Sahib*.

Senator Col. (R) Syed Tahir Hussain Mashhadi: Thank you very much Mr. Chairman. I am shocked beyond words, an honourable Member of this House is treated like this when the session has been called, it is either harassment or it is a deliberate attempt to browbeat a Member of Parliament, to scare him, to

disgrace him and to stop him from performing his duties as a parliamentarian. This is against the law. Anybody doing so is guilty of violating the law and should be brought to book.

ایک بڑا فرق ہوتا ہے قانون نافذ کرنے والوں میں اور قانون توڑنے والوں میں۔ ہمارے قانون نافذ کرنے والے خود ہی ہر قسم کا قانون توڑتے ہیں۔ اس کے بعد جو برائیاں جنم لیتی ہیں وہ بھی سب کے سامنے ہیں، ادھر چوری ہورہی ہے، ڈکیتی ہورہی ہے، دہشت گردی ہورہی ہے، ٹارگٹ کلنگ ہورہی ہے، عورتوں کی بے حرمتی ہورہی ہے، بچوں کی بے حرمتی ہورہی ہے اور یہی پولیس، یہی ایف آئی اے اور یہی ایجنسیاں تمام سورہی ہیں۔ پاکستانی عوام پر ظلم پر ظلم ہورہا ہے اور ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے۔ پتا نہیں کہاں سے پیسے لے کر، کسی سفارش پر یا اپنی نوکری کو بڑھانے کے لیے ایسی حرکتیں کرتے ہیں۔

He is a highly respected parliamentarian irrespective of what party he belongs to, whether he is on this side of the aisle or that side of the aisle, he is an honourable Senator. The honour, dignity and respect of the Senate, its Committees and the Senators have to be protected at all costs.

اس قسم کی حرکتیں، خاص طور پر جب سینیٹ کا اجلاس call کر لیا گیا تھا، نہیں ہونی چاہییں تھیں۔ Muttahida Qaumi Movement condemns it against anybody, against کوئی بھی any party whether it is the Opposition or the Government. جمہوریت دنیا میں نہیں چل سکتی اگر police state اس کے ساتھ ساتھ چلے۔ یہ police state کی نشانیاں ہیں۔ یہ حرکتیں legalized دہشت گردی ہے۔ رات کے اندھیرے میں جانے کی کیا ضرورت ہے۔ He represents the Prime Minister of Pakistan. He is the Leader of the House in the Senate. He has an office. Any law enforcer can ring him up and take appointment or any law enforcer can come to him and just request him if that person is with you or not. Despite this, they resorted to their old tricks. وہی دہشت پھیلانا، لوگوں کو ڈرانا، لوگوں کو دھمکانا یا ایسی ہی دوسری حرکتیں کرنا۔ چاہے وہ کتنے ہی بڑے officers کیوں نہ ہوں یا چھوٹے موٹے officers ہوں، Leader of the Opposition نے صحیح کہا ہے they cannot

operate in the precincts of Islamabad without permission of the Ministry of Interior.

اس معاملے کی پوری طرح investigation کی جائے اور on the Floor of this House ہمیں تفصیل سے بتایا جائے کہ کس نے اس کے orders دیے اور یہ واقعہ کس کے orders پر ہوا۔ اگر کسی نے orders نہیں دیے تو چاہے وہ آئی جی ہوں، چاہے وہ ڈی آئی جی ہوں،

they should be suspended immediately. Disciplinary action should be taken and they should be thrown out of service. There is no other punishment except complete dismissal.

جناب چیئرمین: شکریہ۔ مولانا غفور حیدری صاحب۔

سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! اگر ہم جیسے لوگ ایسی شکایت کرتے تو بات تھی۔ اپوزیشن کے ساتھ ہوتا ہے لیکن جہانگیر بدر صاحب senior parliamentarian ہیں۔ میرے انتہائی محترم بھائی اور اس ایوان کی عزت ہیں، ان کے ساتھ اس طرح کا واقعہ پیش آنا، میں نہیں سمجھتا کہ یہ کسی غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا ہے۔ آج کل ادارے، agencies اتنے متحرک ہیں اور پھر ہم جیسے سیاسی کارکن جہاں بھی جاتے ہیں، ہمارے بارے میں انہیں معلوم ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود رات کے اندھیرے میں انہیں disturb کیا گیا۔ اگر کوئی اہم شخصیت مفرور ہے تو اس بارے میں بھی انہیں پتا ہوگا، یہ بات ان سے مخفی نہیں ہوگی۔ اس تمام صورت حال کے باوجود رات کے اندھیرے میں جا کر ہمارے انتہائی محترم اور اس ایوان کے قائد کی ہتک کرنا اور انہیں disturb کرنا یقیناً سوالیہ نشان بھی ہے اور ایک طرح سے افسوس ناک واقعہ بھی ہے، میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔ میں وزارت داخلہ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ فوری طور پر اس کی تحقیقات ہونی چاہیے اور اس کی report جلد از جلد اس ایوان میں پیش ہونی چاہیے تاکہ صحیح صورت حال واضح ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں مختصر طور پر صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ سوال یہ نہیں ہے کہ جہانگیر بدر صاحب Leader of the House ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ایک parliamentarian کی حیثیت ہے اور کل رات جو حرکت ہوئی یہ اس overall گھناؤنی سازش کا ایک حصہ اور کڑی ہے جو پارلیمان، parliamentarians and politicians کے

خلاف مہم چلائی گئی ہے، یہ اس کا حصہ ہے۔ دوسری بات یہ کہ آپ تاریخ دیکھیں کہ آپ جب بھی ریاست کو بے لگام چھوڑیں گے تو پھر اس قسم کی حرکتیں ہونی لازم ہو جاتی ہیں۔ صوبہ بلوچستان سے اس سلسلے کا آغاز ہوا، وہاں پر ریاست اور ریاستی اداروں کو بے لگام چھوڑا گیا اور آج یہ نوبت آگئی ہے کہ parliamentarians and Leader of the House تک محفوظ نہیں۔ جیسے بالکل درست طور پر فرمایا گیا کہ جو اس ایوان میں Prime Minister کو represent کرتا ہے، اس کے گھر پر اس طرح رات کے اندھیرے میں raid کیا جائے، Mr. Chairman, this is nothing more than unbridled use of state authority and I would term this as a continuation of state terrorism and state terrorism چاہے اپوزیشن کے خلاف ہو، چاہے وہ dissidence کے خلاف ہو، چاہے وہ sitting government کے ممبران کے خلاف ہو، state terrorism کی کسی بھی جمہوری معاشرے میں، کسی بھی آئین کے تحت اجازت نہیں دی جاسکتی۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو چاہیے کہ آپ Ministry of Interior سے اس پر questions کریں کہ انہوں نے یہ اجازت کس طرح دی اور اس کے جواب کے لیے دو تین دن بہت ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس کا جواب کل منگوائیں اور متعلقہ لوگ should be taken to task.

جناب چیئرمین: شکریہ، حاصل بزنجو صاحب۔

سینیٹر میر حاصل خان بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! جیسے میاں رضا ربانی صاحب نے کہا کہ جب ریاست کو اس طرح کھلی اجازت ہو تو پھر ایسے واقعات کو نہیں روکا جا سکتا۔ ہماری تاریخ میں یہ تو ضرور ہوا ہے کہ ہم نے اپوزیشن کو victimize کیا، اپوزیشن لیڈروں کو جیلوں میں ڈالا، انہیں harass کیا مگر میرے لیے یہ انتہائی حیرت کی بات ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہوتے ہوئے یہ سب ہوا، وزیرِ داخلہ کا تعلق پیپلز پارٹی سے ہے اور وہ حکم دیتا ہے کہ جائیں! جہانگیر بدر کے گھر میں چور ڈھونڈیں۔ یہ انتہائی شرم کی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ وزیرِ داخلہ کے order کے بغیر اتنی بڑی team جس میں NAB, FIA, Police شامل ہو کیسے ایک ساتھ جمع ہو کر ایک گھر میں پہنچ سکتی ہے اگر انہیں وزیر داخلہ اور Secretary Interior کی آشیر باد حاصل نہ ہو؟ ہم باقی لوگوں کو چھوڑ دیتے ہیں، پیپلز پارٹی میں اگر کچھ معتبر نام رہ گئے ہیں جن کی آج بھی ان کی اپنی پارٹی اور اس کے باہر عزت کی جاتی ہے، ان میں سے ایک جہانگیر بدر صاحب ہیں۔ اگر ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آسکتا ہے جو Leader of

the House بھی ہیں اور وزیر اعظم کے نمائندے بھی ہیں، ان کے گھر میں FIA, Police and NAB گھس سکتی ہے مگر میرے لیے ان تمام حیثیتوں سے بڑی حیثیت خود جہانگیر بدر صاحب کی ہے، جنہوں نے پوری زندگی ایک middle class political worker کی حیثیت سے اس پارٹی اور قوم کو دی ہے۔ آج اس حیثیت میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے ساتھ ہماری ریاست یہ کرتی پھرے گی تو پھر آپ مجھے بتائیں کہ اسحاق ڈار اور ہم لوگ جو اپوزیشن میں بیٹھے ہیں، ہمارا کیا حال ہو گا؟ اس عام آدمی کا کیا حال ہو گا جو روزانہ ان کا victim بنتا ہے۔ جناب والا! میں کہتا ہوں کہ پورے ایوان کو اسے باقاعدہ move کرنا چاہیے کہ یہاں رحمٰن ملک کو بلایا جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ یہ آپ نے کیا ہے، اگر آپ نے نہیں کیا ہے تو these people must be suspended immediately.

جناب چیئرمین: شکریہ، فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج صبح جب جہانگیر بدر صاحب ہم سے German Parliamentary Delegation کی میٹنگ میں ملے تھے تو انہوں نے اس بات کا بالکل ذکر نہیں کیا، he is a man of courage, انہوں نے یہ بات وہاں نہیں کی اور یہاں ایوان میں اس کا ذکر کیا۔ میں بھی اپنے تمام فاضل دوستوں کی آواز میں اپنی آواز شامل کرتا ہوں کہ یہ اس پارلیمان اور اس کے ممبر کی بے توقیری کا issue ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں رضا ربانی صاحب نے بہت ہی اچھی بات کہی کہ یہ اس مہم کی کڑی ہے جس مہم کا مقصد ایوان، منتخب اداروں اور منتخب اداروں کے نمائندوں کو بے توقیر کرنا ہے۔ It's a continuation of the policies of disrespecting the Parliament. میں آپ کے توسط سے اُس پالیسی کی نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ کیسے مسلسل پارلیمان کی بے توقیری کی جارہی ہے۔ جناب چیئرمین! میرے سامنے ایک خط ہے جو Election Commission of Pakistan نے Secretary Senate کو لکھا اور اس میں انہیں کہا گیا کہ آپ تمام Senators سے ایک نیا oath لیں اور اس oath میں وہ یہ حلفاً کہیں کہ وہ صرف اور صرف پاکستان کے شہری ہیں، ان کے پاس کسی دوسرے ملک کی شہریت نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! نہ صرف یہ بلکہ Election Commission نے Secretary Senate کو یہ بھی حکم دیا کہ ان ممبران کو اپنے دفتر میں بلائیں، اپنے سامنے ان سے دستخط کرائیں اور پھر اس بات کی تصدیق کریں کہ انہوں نے آپ کے سامنے دستخط کیے۔ جناب چیئرمین! بات یہاں بھی نہیں رکی۔

سینیٹ کے سیکرٹری کو حکم دیا گیا کہ جب وہ تمہارے سامنے دستخط کریں اور تم اس کو endorse بھی کرو تو غالباً ہمیں پھر بھی تسلی نہیں ہوگی اور آپ ان کو اوتھ کمشنر اور نوٹری پبلک سے certify بھی کراؤ۔

جناب چیئرمین! میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس خط کے جواب میں الیکشن کمیشن کو ببانگ دہل کہا کہ یہ کام سینیٹ سیکرٹریٹ کا نہیں ہے۔ یہ کام الیکشن کمیشن کا ہے کہ اگر وہ سمجھتا ہے کہ ممبران سے دوبارہ حلف نامہ لیا جائے تو آپ جانتے ہیں، ہم سب جانتے ہیں کہ حلف نامہ لینا اور اس کو فارموں کے ساتھ داخل کرنا انتخابی عمل کا حصہ ہے اور چونکہ یہ انتخابی عمل کا حصہ ہے اور انتخابی عمل کا نگران الیکشن کمیشن ہوتا ہے تو آپ کا یہ موقف بجا ہے کہ چونکہ یہ انتخابی عمل کا حصہ ہے اس لئے یہ الیکشن کمیشن کرے۔ انتخابی عمل میں سینیٹ سیکرٹریٹ مداخلت نہیں کر سکتا۔ آپ نے یہ technically بڑا صحیح فیصلہ کیا لیکن میں جس چیز کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ پارلیمان کی بے توقیری کیوں ہو رہی ہے؟ ہمیں اس سے کوئی پرخاش نہیں ہے۔ آئین میں واضح طور پر لکھا ہے کہ دہری شہریت رکھنے والے پارلیمان کے ممبر نہیں ہو سکتے۔ ہمیں اس پر کوئی پرخاش نہیں۔ اگر دہری شہریت والے آئین کے تحت پارلیمان کے ممبر نہیں ہو سکتے تو وہ نہیں رہیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ اس فارم کی کاپی ہے جو ہر ممبر نے انتخابات کے وقت بھر کر دیا ہے اور اس پر دستخط کیے ہیں۔ سینیٹ کے last election March, 2012 میں ہوئے اور جناب چیئرمین! ہر ممبر نے یہ دستخط کر کے لکھا ہے کہ I have consented to my nomination and that I fulfill the qualifications specified in Article 2 of the Constitution and I am not subject to any of the disqualification categories specified in Article 63 of the Constitution. آئین کا آرٹیکل 63 ان کی نشان دہی کرتا ہے جو disqualified ہیں، جو انتخاب میں حصہ نہیں لے سکتے اور ان میں dual nationality بھی شامل ہے۔ اب جب ممبران نے یہ دستخط کر دیے، election process کا ایک حصہ ہوتے ہوئے اس پر دستخط کیے، جناب چیئرمین! میں 2003,2006,2009 and 2012 میں الیکشن لڑ چکا ہوں اور ان تمام farms میں یہ clause موجود ہے اور یہ ہر ممبر نے دیا ہے اور 2012 کے انتخابات میں تو اس کے علاوہ ایک علیحدہ certificate بھی لیا گیا، ایک علیحدہ declaration مانگا گیا کہ دوبارہ لکھو کہ میں کسی دوسرے ملک کا شہری نہیں ہوں، وہ بھی دستخط کیا۔ جناب چیئرمین! اس

کے بعد، یہ تمام کارروائی ہونے کے بعد، اس بات کی کیا ضرورت پیش آئی کہ Election Commission of Pakistan Senate کو خط لکھے اور سینیٹ سے کہے کہ جو پہلے certificate دیا گیا تھا وہ غالباً درست نہیں تھا۔ یہی تو اس خط کا مطلب ہوا کہ غالباً وہ certificate درست نہیں تھا۔ ان سے دوبارہ certificate لو اور صرف یہی نہیں بلکہ دوبارہ certificate اپنی موجودگی میں لو اور ان کے دستخط کو verify کرو اور پھر تمہاری verification پر بھی اعتبار نہیں ہے، کچہری میں جا کر اوتھ کمشنر سے sign کراؤ۔

جناب چیئرمین! جس طرح میاں رضا ربانی نے کہا کہ جہانگیر بدر صاحب کا واقعہ اس مہم کی کڑی ہے جس مہم کا مقصد پارلیمان، parliamentarians اور اس پارلیمان کے ادارے کو بے توقیر کرنا ہے، بے حرمت کرنا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ پارلیمان اپنے حقوق کے لئے it should stand up firmly and it should say, "enough is enough". جناب! کونسا ایسا قانون ہے کہ جب ایک مرتبہ ایک ممبر affidavit دے دے اور mid-term میں آپ اسے دوبارہ کہیں کہ affidavit دے دو۔ اگر میرا دیا ہوا affidavit غلط ہے تو ثابت کریں اور مجھے وہی سزا دیں جو آئین اور قانون تجویز کرتا ہے لیکن اگر میں نے affidavit دے دیا ہے تو پھر مجھ سے دوبارہ affidavit دینے کا مطالبہ کرنا اور مجھے یہ کہنا کہ میں affidavit لے کر سیکرٹری صاحب کے کمرے میں جاؤں اور اس سے کہوں کہ دیکھیں جی! میں آپ کے سامنے دستخط کر رہا ہوں اور پھر وہ بھی دستخط کرے اور پھر الیکشن کمیشن اسے کہے کہ نہیں اب تم کچہری چلے جاؤ، اوتھ کمشنر سے اس کو revivify کرو اس لئے کہ اوتھ کمشنر یا نوٹری پبلک ایک وکیل ہے۔ جناب چیئرمین! آج کل وکلاء حضرات میں بڑی تعداد جانثاران کی ہے تو شاید یہی وجہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آگیا ہے کہ پارلیمان کی اس بے توقیری کا نوٹس لیا جائے اور ہم firmly کھڑے ہو کر یہ کہیں کہ enough is enough اور جس طرح ہمارے دوست نے کہا کہ پارلیمان کو بے وقعت کرنے کا یہ ایک systematic plan ہے۔ نیشنل اسمبلی کی سپیکر نے آئین اور قانون کے مطابق رولنگ دی اور ان کی رولنگ کو رد کر دیا گیا اور الیکشن کمیشن کو براہ راست حکم دیا گیا کہ سابق وزیراعظم کو disqualify کر دیا جائے، de-notify کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین! اس پارلیمان نے ایک قانون پاس کیا۔ ہوسکتا ہے اس قانون میں بڑے سقم ہوں، The Contempt of Court Law اور اس قانون کو بیک جنبش قلم ختم کر دیا گیا اور military dictator جنرل مشرف کے دور کے قانون کو resurrect کیا گیا۔ جناب چیئرمین!

ایک منتخب پارلیمان کے بنائے ہوئے قانون میں بڑے سقم ہو سکتے ہیں، بڑی کوتاہیاں ہو سکتی ہیں۔ اگر ہماری محترم عدلیہ کو اس پر اعتراض تھا تو اسے ایوان کے پاس بھیج دیتے کہ اس پر دوبارہ غور کرو۔ یقیناً یہ ایوان معزز عدلیہ کے احترام میں اس قانون پر دوبارہ غور کرتا لیکن بیک جنبش قلم اس قانون کو ختم کردیا گیااور مشرف دور کے contempt law کو resurrect کیا گیا۔ ایک military dictator کے دور کا بنایا ہوا قانون معتبر ٹھہرا اور منتخب پارلیمان کا بنایا ہوا قانون نامعتبر ٹھہرا۔

جناب چیئر مین! ہم نے یا اس ایوان، پارلیمان نے کبھی بھی دوسرے اداروں کے معاملات میں مداخلت نہیں کی۔ ہم نے ہمیشہ تمام اداروں، بالخصوص عدلیہ کا احترام کیا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ہم تو اس پارلیمان میں ارسلان افتخار کا کیس بھی سامنے نہیں لائے۔ اس لئے کہ ہم سمجھتے ہیں کہ عدلیہ آزاد ہے، عدلیہ خود مختار ہے، عدلیہ انتہائی محترم ہے۔ ہم نے تو یہ سوال بھی نہیں اٹھایا کہ کیا ارسلان کیس میں محترم چیف جسٹس صاحب کے علم میں یہ بات تھی یا نہ تھی۔ یہ سوال اٹھایا جاسکتا تھا لیکن ہم نے نہیں اٹھایا۔ اگرچہ یہ سوال کسی وقت بھی اٹھے گا۔ آج نہیں تو کل، کل نہیں تو ایک عشرے کے بعد لیکن ہم نے اس پارلیمان میں یہ سوال نہیں اٹھایا اور ہم نہیں اٹھائیں گے اس لئے کہ ہم عدلیہ کا احترام کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین! میری آپ کے وساطت سے گزارش ہے، دوسرے تمام اداروں سے، خواہ وہ سپریم کورٹ ہو خواہ وہ الیکشن کمیشن آف پاکستان ہو خواہ وہ بیورو کریسی ہو، کہ آپ بھی پارلیمان کا احترام کریں۔ ایسی بات نہیں کرنی چاہیے، ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے جس سے یہ impression بنتا ہو کہ صرف ممبران پارلیمان کے اندر چور ہیں۔ یہی غلط بیانی کرتے ہیں، یہی جھوٹ بولتے ہیں۔ جناب چیئر مین! جن لوگوں نے غلط affidavit دیا تھا وہ disqualify ہوگئے، وہ ایوان کے ممبر نہیں رہے۔ جناب چیئر مین! میں آپ کا شکر گزار ہوں اور گزارش کرتا ہوں کہ اس معاملے کو اٹھایا جائے اور ایوان کی بے توقیری کی جو مہم شروع ہوئی ہے اس کا سد باب کیا جائے۔ اس کے لیے مناسب اقدامات کئے جائیں، شکریہ۔

جناب چیئر مین: جہانگیر بدر صاحب کے issue پر جو انہوں نے کہا، جو incident کل ان کے گھر پر ہوا، اس پر اگر کوئی اور صاحب بات کرنا چاہتے ہیں تو two issues are clubbed now, one which Farhatullah Babar raised now and the other was

earlier raised by Leader of the House.حاجی عدیل صاحب نے بہت پہلے بٹن دبایا ہوا تھا۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! ہمارے محترم قائد ایوان نے جو بات کی اس پر مجھے حیرانی ہوئی، میرے کسی ساتھی نے کہا کہ بڑی عجیب سی بات ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور پیپلز پارٹی کے سیکرٹری جنرل اور سینیٹ کے قائد ایوان کے خلاف ایک سازش ہوئی ہے، ان کا گھیراؤ کیا گیا ہے۔ پیپلز پارٹی والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ان کی وزیراعظم تھیں اور سڑک پر ان ہی کے بھائی کو شہید کر دیا گیا۔ سازشیوں کے تانے بانے تو ہمیشہ سیاسی حکومتوں کے خلاف ہوتے ہیں۔ چاہے وہ پیپلز پارٹی کی حکومت ہو یا مسلم لیگ کی حکومت ہو یا کسی اور سیاسی پارٹی کی حکومت ہو، اس ملک میں تو ہمیشہ ایک invisible یا سپر حکومت موجود رہتی ہے، ہمارے وزیراعظم گیلانی صاحب نے بہت دیر کے بعد یہ کہا کہ بنگلہ دیش ماڈل اس ملک میں چل رہا ہے۔ جناب چیئرمین! آپ Interior Minister کو بلائیں ان کا عہدہ یہ ہے .Interior Minister for Foreign Affairs ان کو بھی پتا نہیں ہوگا کہ یہ کیا ہوا؟ کس کی پولیس، کہاں کی پولیس؟ کون سا ادارہ؟ کس کے حکم سے یہ سب کچھ ہوا؟ وہ کہیں گے کہ میں in cameraآپ کو بتانا چاہتا ہوں اور وہ دن آئے گا ہی نہیں جب وہ ہمیں in camera بتائیں گے۔

جناب چیئرمین! سابق وزیراعظم جو unanimous منتخب ہوئے وہ گلہ کر رہے ہیں کہ ان کے فرزند کو ایوان صدر اور سپریم کورٹ کے درمیان گرفتار کرتے ہیں، ہتھکڑی لگا دی جاتی ہے۔ ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس کے گھر ساری رات ایف آئی اے، اسلام آباد پولیس، پنجاب پولیس اور نیب رہی۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ رات کی تاریکی میں ایسا نہیں ہونا چاہیے، دن کی روشنی میں ایسا کر لیجیئے۔ جناب چیئرمین! جس اسمبلی کی، سینیٹ کی کمیٹی یہ اختیار رکھتی ہے اس کی کمیٹی کے بارہ ممبران ایک شخص کو چیف الیکشن کمشنر منتخب کرتے ہیں، نامزد کرتے ہیں، وہ چیف الیکشن کمشنر کہتا ہے کہ تم آکر سرٹیفکیٹ پر Oath Commissioner کے سامنے دستخط کرو۔ اگر ان میں کسی کی nationality ثابت ہو جائے گی تو میرے خیال میں چیف الیکشن کمشنر صاحب کی بھی چھٹی ہو جائے گی اور وہ چار الیکشن کمشنر صاحبان جو اس کمیٹی نے منتخب کئے ہیں ان کی بھی چھٹی ہو جائے گی۔ معاملہ

بہت دور تک چلا جائے گا۔ ہم سے جو گناہ ہوئے ہیں، جو غلطیاں ہوئی ہیں ہم اس کی معافی مانگتے ہیں لیکن آپ سے جو غلطیاں ہوئی ہیں ہم آپ کو معاف نہیں کر سکتے کیونکہ یہ انصاف کے خلاف ہے۔

جناب چیئرمین! آپ اپنی بھی حفاظت کیجئے۔ ہمارے تو آپ custodian ہیں، جب آپ ہمارے Leader of the House کو نہیں بچا سکے، ہم تو cats and dogs کے ساتھ پارلیمنٹ لاجز کے ساتھ رہتے ہیں، جہاں رات بھر چوہے اور بلیاں پھرتے ہوئے نظر آتے ہیں اور تو وہاں پر کچھ ہوتا نہیں ہے۔ ہمارے کمروں سے ائر کنڈیشنر غائب ہو جاتے ہیں، ہمارے کمروں سے ٹی وی، فریج، ہیٹر اٹھا کر لے جاتے ہیں یہاں تک کہ میٹرس بھی لے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ حاجی صاحب۔ باقیوں کو بھی موقع دیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! اللہ آپ پر، ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس پر، اور ہم سب پر رحم کرے۔ آمین۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر فروغ نسیم صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد فروغ نسیم: شکریہ۔ جناب چیئرمین! اس issue میں صرف یہ کافی نہیں ہوگا کہ Minister of Interior یا سیکرٹری صاحب کو بلا کر یہ پوچھا جائے کہ کیا انہوں نے اجازت دی یا نہیں دی۔ یہ پوچھنا پڑے گا کہ کیا کوئی search warrant تھا یا نہیں تھا کیونکہ یہ آج کی بات نہیں ہے، ہمیشہ سے پاکستان کو پولیس سٹیٹ بنایا ہوا ہے۔ لوگوں کو victimize کرنے کے لیے رات کے اندھیرے میں یہ واردات کی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اگر کوئی search warrant تھا تو اس میں مجسٹریٹ نے کوئی ایسی condition ڈالی کہ ایسے حالات ہیں اس لیے رات میں جانا ضروری ہے۔ یہ دن میں کیوں نہیں ہو سکتا تھا؟ میری گزارش ہے کہ یہ چیزیں پوچھی جائیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ، کامل علی آغا صاحب۔

سینیٹر کامل علی آغا: شکریہ جناب چیئرمین! ویسے میں نے بھی بٹن حاجی صاحب سے پہلے کا دبایا ہوا تھا لیکن ظفر علی شاہ صاحب کو محسوس نہیں ہوا۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہ بڑی alarming چیز ہے اور بڑی تشویش ناک چیز ہے۔ یہ بات ٹھیک ہے، درست ہے، تمام حضرات نے یہ بات آپ کے علم میں لا دی کہ اس ہاؤس کا تقدس بھی پامال کیا جا رہا ہے، پارلیمنٹرین کا تقدس بھی

پامال کیا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جہانگیر بدر صاحب ایک symbolic political leader ہیں اور انہوں نے بڑی جدوجہد کی ہے، grass roots level سے سال ہا سال محنت کی ہے اور ان کی ایچی میچی ہر کسی کو پتا ہے۔ یہ بندہ سب کے سامنے واضح ہے۔ ان کی تمام سیاسی زندگی روز روشن کی طرح واضح ہے اور صرف ان کی تکریم یا تقدس کو پامال نہیں کیا گیا بلکہ یہ اس ایوان کا، پارلیمنٹ کے ایوان بالا کا تقدس پامال کیا گیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ دیکھنا یہ ہوگا کہ ہو کیا رہا ہے۔ جو بات میں کرنا چاہ رہا تھا وہ حاجی عدیل صاحب نے کردی ہے کہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ جو شخص چار، ساڑھے چار سال اس ملک کا وزیراعظم رہ کر فارغ ہوا اس شخص نے جو بات کردی ہے اور اس کے بعد بڑے well–equipped قسم کے جو صحافی ہیں وہ بھی یہ بات کر رہے ہیں کہ اس ملک میں کیا بنگلہ دیش قسم کی حکومت تو نہیں چل رہی ہے کیونکہ اس قسم کے بہت سارے واقعات سامنے آرہے ہیں جو میں ابھی دہرانا نہیں چاہتا ہیں۔ پارلیمنٹ کو بالخصوص target کیا جا رہا ہے اور یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ یہ سارے کے سارے بددیانت ہیں۔ اگر آپ Election Commission of Pakistan کا وہ order جو ابھی محترم فرحت اللہ بابر صاحب نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنایا، پڑھ لیں تو کیا کوئی ان کو یہ پوچھنے والا ہے، وہ کہتے ہیں کہ جی سپریم کورٹ نے آرڈر کیا، ہم تو عمل کریں گے۔ بھئی کیا آپ اس ادارے کا جو پاکستان کا supreme ادارہ ہے، جو Constitution of Pakistan تشکیل دیتا ہے، اس کو جنم دیتا ہے، اس کا گریبان پکڑ رہے ہیں تو آپ کسی اور کا گریبان کیوں نہیں پکڑتے کہ جب قانون موجود تھا اس ملک میں تو Election Commission of Pakistan نے اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا۔ سب سے پہلے تو وہ جواب دیں۔ انہوں نے سارے elections کروائے، وہ form جو ہمارے nomination papers کے ساتھ لگایا گیا وہ general elections میں کیوں نہیں لگایا گیا اور اس form میں تو وہ Article 63 بھی موجود تھا اور اس پر تمام ارکان نے دستخط کیے اور اس کے بعد اگر Election Commission of Pakistan کی information نہیں تھی اور وہ عمل درآمد نہیں کرنا چاہتے تو ان کو قصوروار کیوں نہیں ٹھہرایا جا رہا ہے؟ وہ تنخواہیں کس بات کی لے رہے ہیں۔ اتنا بڑا ادارہ موجود ہے۔ چاروں صوبوں میں بھی صوبائی Election Commission موجود ہے۔ District level پر Election Officer موجود ہے، ان کا field officer بھی موجود ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے اگر اس قانون پر عمل درآمد نہیں کیا تو وہ قانون ان کو کیوں نہیں پوچھتا کہ وہ تنخواہیں کس بات کی لے رہے ہیں۔ اس ملک کا، اس قوم کا سرمایہ وہ کیوں لوٹ رہے

ہیں۔ وہ صرف اس بات کے لیے ہیں کہ elections آئے اور وہ مال کمائیں اور چار، پانچ سال فارغ بیٹھے رہیں۔ ان کو پوچھنے والا کوئی کیوں نہیں ہے۔ ہمیں بھی پوچھیں، ہم جواب دینے کے لیے تیار ہیں لیکن ان کو بھی پوچھیں۔ اگر ہماری اور ہمارے ساتھیوں کی آج تنخواہیں واپس لینے کی بات ہو رہی ہے تو ان کی تنخواہیں بھی تو لیں۔ وہ بھی تو پاکستان کے شہری ہیں۔ ان پر بھی تو Constitution of Pakistan کا Article 63 لاگو ہوتا ہے۔ وہ اگر بددیانتی کر رہے ہیں تو وہ جوابدہ کیوں نہیں ہیں۔ سب سے پہلے ان کو پوچھا جائے، یہ میرا مطالبہ ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب سید ظفر علی شاہ صاحب۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: شکریہ جناب چیئرمین۔ یہاں پر دو issues معزز ایوان کے سامنے آئے ہیں۔ ایک Leader of the House کا جوان کے ساتھ پیش آیا۔ ان کے رہائشی کمرے کے ساتھ جہاں وہ رہائش پذیر تھے وہاں پر law enforcement agencies کے باوردی لوگ آئے، جس طرح کہ خود Leader of the House نے تفصیلی طور پر معاملہ بتایا اور اس ایوان کے سامنے رکھا۔ جیسے کہ قائد حزب اختلاف صاحب نے فرمایا، بڑی سیدھی سی بات ہے کہ Islamabad Capital Territory کی jurisdiction مکمل طور پر وزارت داخلہ کے پاس ہے اور اس کا بہتر جواب جب تک نہیں آتا اور پتا نہیں وہ کیا آئے گا وہ تو وزارت داخلہ یا وزیر داخلہ بتائیں گے۔ وزیر داخلہ کی jurisdiction تو ویسے بہت لمبی ہے۔ وہ صبح ایک continent میں ہوتے ہیں تو دوسری صبح کسی دوسرے continent میں ہوتے ہیں لیکن اس بارے میں تفصیلی طور پر تو وہی بتا سکیں گے کہ کیا مسئلہ تھا لیکن as a Parliamentarian یہ بات بالکل درست ہے کہ یہ alarming بات ہے کہ Leader of the House, چاہے وہ اس ایوان کا ہو یا دوسرے ایوان کا ہو، تک باوردی لوگ پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ یہ بات یقیناً alarming بات ہے۔ جس طرح باقی اراکین کے تحفظات ہیں اسی طرح میرے بھی ہیں۔

جناب چیئرمین! دوسرا مسئلہ جس پر جناب محترم فرحت اللہ بابر صاحب نے اور پھر کامل علی آغا صاحب نے بڑی تفصیلی بات کی ہے اور انہوں نے زیادہ زور Election Commission of Pakistan and Supreme Court of Pakistan پر دیا ہے۔ جہاں تک Parliamentarian کا یا پارلیمان کا یا اس کے supreme ہونے کا تعلق ہے، اس پر تو دو رائے

ہیں ہی نہیں۔ فرحت اللہ بابر صاحب کی اور کامل علی آغا صاحب کی تقریر میں خود یہ بڑا واضح سوال تھا کہ یہ مسئلہ کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر پورے مسئلے پر ان کی نظر ہوتی تو شاید وہ یہ تقریر بھی نہ کرتے اور یہ سوال بھی نہ کرتے۔ جس طرح پہلے میں نے عرض کیا کہ Leader of the House کا جو مسئلہ ہے وہ concerning ہے وزیر داخلہ کے۔ جناب چیئرمین! exactly یہ دوسرا مسئلہ جو raise کیا گیا ہے یہ بھی concerning ہے وزیر داخلہ کے۔ Supreme Court of Pakistan کوئی پاگل یا hyper ادارہ نہیں ہے۔ Election Commission of Pakistan پاگل یا hyper ادارہ نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! یہ میں record کی بات کر رہا ہوں اور اب تو مسئلہ آپ کے پاس بھی آیا ہوا ہے۔ ابھی تیس دن میں سے پانچ، سات یا دس دن باقی رہتے ہیں جن میں آپ نے بھی اپنا کوئی order, this way or that way دینا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ مسئلہ بھی وہیں سے اٹھا کہ جناب! جب اور لوگوں کے ساتھ ایسا ہوتا ہے، ہماری اپنی پارٹی کے لوگ disqualify ہوئے ہیں اس مسئلے پر کہ ان کے پاس dual nationality ہے۔ جناب چیئرمین! کیا سیاست دان یا کیا parliamentarian بننے کی خواہش رکھنے والا above the law ہے؟ میں تو کہتا ہوں کہ شرم آنی چاہیے۔ اس politician کو جو جانتا ہے کہ وہ disqualified ہے، وہ سزا یافتہ ہے، اس کی dual nationality ہے اور form پر کر کے پھر بھی اپنے آپ کو qualified کہتا ہے۔ اس سے کیا توقع رکھی جائے گی کہ وہ اس پارلیمان کا تحفظ کرے گا۔

جناب چیئرمین! جب وہ مسئلہ Supreme Court of Pakistan میں گیا تو پھر with due respect to Rehman Malik sahib, وہ یہاں نہیں ہیں، میں ان کے سامنے بات کرنا چاہتا تھا اور میں تو record کی بات کر رہا ہوں، میں اپنی جیب سے نکال کر ملبہ نہیں پھینک رہا، ان کی اس proceedings میں جس میں ان کے خلاف کسی a, b, c نے، کسی پاکستان کے شہری نے writ کی ہے، کیا پاکستان کے کسی شہری پر پابندی ہے کہ وہ آپ کے، میرے، فرحت اللہ بابر صاحب یا کسی کے خلاف کوئی writ نہ کرے؟ اگر وہ جانتا ہے، اگر اس کے پاس material ہے تو کیا وہ writ file نہیں کر سکتا؟ کیا وہ report file نہیں کر سکتا؟ یہ کس نے کہا ہے کہ parliamentarian کے خلاف FIR نہیں لکھی جا سکتی یا اس کے خلاف court میں نہیں جایا جا سکتا۔ جب وہ گیا تو proceeding ایک تاریخ پر نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

Mr. Chairman: Shah *sahib*, this is not the issue. The issue is,

جو فرحت اللہ بابر صاحب نے raise کیا، that is not the issue that why he was disqualified? Why there was a writ? Why somebody objected to it? The issue is this that in view of the judgment of the Supreme Court, انہوں نے Election Commission سے کہا کہ آپ parliamentarians سے fresh declaration seek کریں and in view of that judgment جو کام Election Commission کو خود کرنا تھا، they asked the Senate Secretariat and the National Assembly Secretariat کہ یہ آپ کریں۔ That is the issue. باقی یہ کہ رحمٰن ملک صاحب کے بارے میں فیصلہ آیا، کیا ہوا، کیسے ہوا، that is a different thing.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: جناب چیئرمین! ایسی بات نہیں ہے۔ ان کا پورا زور-----

جناب چیئرمین: آپ جو بات کرنا چاہتے ہیں وہ کر لیں لیکن فرحت اللہ بابر صاحب نے یہ بات نہیں کی۔

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: انہوں نے یہ بات تو نہیں کی لیکن انہوں نے یہ بات کہی کہ یہ کیوں ہوا؟ یہ اس لیے ہوا کہ Treasury Benches کا، حکومتی جماعت کا وزیر داخلہ Supreme Court of Pakistan میں غلط affidavit دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں on the day of the filing of nomination paper, when he was elected as a Senator, اس وقت disqualified نہیں تھا۔

(Interruption)

جناب چیئرمین: شاہ صاحب آپ conclude کر لیں۔

Let us not have cross talk. Let us conclude it now.

سینیٹر سید ظفر علی شاہ: میں cross talk نہیں کر رہا ہوں۔ جناب والا! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس طرح کسی اور ادارے کو ridicule کرنا غلط ہے اپنی غلطی کو چھپانے کے لیے، اپنی غلطی پر کمبل ڈالنے کے لیے۔ جناب! اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ آج مجھ سے بھی affidavit مانگا جا رہا ہے، آپ سے بھی مانگا جا رہا ہے، فرحت اللہ بابر صاحب سے بھی مانگا جا رہا ہے کہ بتائیں کہ یہ آپ کیا

کرتے رہے ہیں۔ اب اس لیے ضرورت محسوس ہوئی۔ اس لیے میں سمجھتا ہوں کہ سیخ پا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جو آپ نے کہا، جو آپ نے جواب بھیج دیا، بڑا ٹھیک کیا، وہ according to law ہے۔ بابر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ Speaker of the National Assembly کا ایک فیصلہ تھا، Speaker of National Assembly کا فیصلہ غلط تھا، اس لیے Supreme Court نے اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ اگر 500 members غلط law making کریں گے تو کیا دنیا کا کوئی ادارہ ان کو نہیں پوچھے گا۔ ہم حزب اختلاف والے پیٹتے رہے، جب آپ یہاں پر contempt of court کا law بنا رہے تھے کہ خدارا! ایسے نہ کریں۔ آپ کے اراکین نے کہا، رضا ربانی صاحب نے کہا، اعتزاز احسن صاحب نے کہا، ہم چیختے رہے کہ یہ نہ کریں لیکن آپ نے کر دیا۔ آپ majority کی طاقت آزماتے ہیں تو majority کی طاقت اسی طرح ہوتی ہے۔

Mr. Chairman: Thank you Shah sahib. Saeed Ghani *sahib*.

(Interruption)

جناب چیئرمین: سعید غنی صاحب۔ آپ دیکھیں جی،

This is the last speaker on this issue......

ابھی Orders of the Day پڑا ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحبہ! اس پر میری گزارش سنیں، ہم اس پر سوا گھنٹے سے گفتگو کر رہے ہیں۔ Do you want that I should give some directive for that or not, آپ نہیں چاہتے کہ میں کوئی directive دوں۔ The point is this; we have already discussed it, Leader of the House نے کہا اور Leader of the Opposition نے بات کی اور دوسرے Members نے بات کی۔

Do you want that I should not give any direction for the Interior Ministry? Do you want that? If you keep on discussing we would not go ahead. The crux of the matter is this that whatever has happened, it was unlawful, it was unjust whatever happened at the residence of the Leader of the House this is the thing. Now let me ask the Interior Ministry about this. I want to pose certain questions to the Interior Ministry. Do you want that I should not pose all

those questions to them? I want to give my observation on two issues; one issue relates to Jahangair Badar sahib. The second is that I want to give my observations what I feel, what I have understood by all speeches, I want to give that, if you don't want that, O.K, you continue with the speeches.

آپ دیکھیں کہ ہم نے چھ بجے اجلاس شروع کیا تھا، اب سات بج کر دس منٹ ہو گئے ہیں۔ جی، سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: شکریہ جناب چیئرمین! جہانگیر بدر صاحب کے issue پر کئی ساتھیوں نے بات کی ۔ میں بھی سمجھتا ہوں کہ جہانگیر بدر صاحب ہماری پارٹی کے Secretary General and Leader of the House ہیں، ایک بہت ہی senior سیاستدان ہیں ان کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے ۔اس پر نہ صرف inquiry ہونی چاہیے بلکہ ذمہ داران کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے تاکہ آئندہ کوئی شخص ایسا نہ کرسکے۔

جناب! دوسری بات ہے کہ میں رضا ربانی صاحب اور دیگر ساتھیوں سے بالکل متفق ہوں کہ یہ ایک طے شدہ منصوبے کے تحت پارلیمنٹ کو اور سیاستدانوں کو خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ بابر صاحب نے چند مثالیں دیں لیکن شاید ایک اور مثال ان کو یاد نہیں رہی کہ اٹھارھویں ترمیم میں judges کی appointment کرنے کے لیے ایک نیا طریقہ کار بنایا گیا اور ایک پارلیمانی کمیشن بھی بنایا گیا ، ایک جوڈیشل کمیشن بنایا گیا ۔اٹھارھویں ترمیم challenge ہوتی ہے، سپریم کورٹ دوبارہ آپ کی طرف refer کرتی ہے کہ یہ جو جوڈیشل کمیشن بنایا گیا ہے اس میں ججوں کی تعداد ان کی مرضی کے مطابق کی جائے ۔ پھر انیسویں ترمیم ہوتی ہے، انیسویں ترمیم میں ان کے مشورے کو سامنے رکھتے ہوئے جوڈیشل کمیشن میں کچھ ترامیم کی جاتی ہیں ۔

جناب چیئرمین! کچھ دنوں پہلے پارلیمانی کمیشن نے کچھ judges کے ناموں کو reject کیا، ان کے خلاف کچھ reports تھیں۔ اس کے بعد ایک فرمائشی petition سندھ ہائی کورٹ میں file ہوتی ہے، وہاں سے یہ فیصلہ آتا ہے کہ ان ججوں کو آپ دوبارہ رکھیں۔اس کے خلاف سپریم کورٹ میں appeal ہوئی ہے اور appeal میں سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے یہ کہا کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ان judges کے notification جاری کرو، اگر نہیں کرتے تو ہم

contempt move کریں گے۔جناب ،اگر یہ فیصلہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد انیسویں ترمیم کے بعد بھیjudgesنے کرنا ہے،عدالتوں نے کرنا ہے کہ کس کو جج بننا ہے اور کس کو نہیں بننا ہے۔ پارلیمانی کمیشن کو ایک ردی کی ٹوکری سمجھتے ہوئے انہوں نے ایک طرف رکھ دیا ہے تو میں گزارش کروں گا یا تو ہمیں یہاں بیٹھ کر پارلیمانی کمیشن کو ختم کر دینا چاہیے اور یہ اختیارjudges کو دے دینا چاہیے کہ جس کو مرضی آئے جج بنائیں، جس کو ہٹائیں۔

دوسری ایک اور اہم بات ہے۔دوسری بات affidavit کی، کی گئی ہے۔جناب میں نے ایک affidavit دے دیا اس پر sign کر دیا کہ میں dual national نہیں ہوں۔اب مجھ سے دوبارہ affidavit مانگا جا رہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے اوپر شک کیا جا رہا ہے،مجھے جھوٹا سمجھا جا رہا ہے،مجھے دغا باز سمجھا جا رہا ہے اور میں کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دے سکتا کہ کوئی میرے characterکے متعلق بات کرے۔

جناب ہم حلف کی بات کرتے ہیں ،ہم affidavit کی بات کرتے ہیں ۔ بابر صاحب نے تذکرہ کیا کہ ہم نے یہ بات یہاں نہیں کی، میں نے خود یہاں کھڑے ہو کر یہ کہا تھا کہ آئین کےArticle–178 کے تحت judges کو ایک oath لینا پڑتا ہے اور اگر آپ اس oath کو پڑھیں۔اس oath کا یہ حصہ ہے کہ judgesاپنے Code of Conduct کی پابندی کریں گے۔ارسلان کیس کے اندر چیف جسٹس صاحب نے اپنے oath کی violation کی ہے۔ہمیں یہ درس دیا جاتا ہے کہ ہم دوبارہ affidavit دیں۔ ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ ہم دوبارہ حلف لیں تو چیف جسٹس صاحب سے کوئی یہ کیوں نہیں کہتا کہ جنہوں نے اپنے حلف کی violation کر دی ہے---

جناب چیئرمین: شکریہ، تشریف رکھیں۔ سعیدہ اقبال صاحبہ۔آپ بات کریں، wait for your turn اور جب turnآرہی ہے آپ بات کریں۔

سینیٹر سعیدہ اقبال: میری turn بہت پہلے آئی تھی، اب ختم ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرحت اللہ بابر صاحب۔

On the Production of New Affidavit by Parliamentarians in the Light of Judgment of the Supreme Court

Senator Farhatullah Babar: Mr. Chairman, thank you very much for giving right of reply. I am trying to exercise right of

reply in response to certain comments, remarks attributed by most honourable Senator Zafar Ali Shah sahib about me.

جناب چیئرمین! جن لوگوں نے غلط affidavit دیا، غلط بیانی سے کام لیا اور جو disqualify ہو گئے میں نے ان کی حمایت میں ایک جملہ بھی نہیں کہا۔ جن لوگوں نے غلط بیانی سے کام لیا، ان کو قانون، آئین اور قاعدے کے مطابق سزا مل گئی ہے۔ میرا کہنا صرف یہ تھا اور ہے کہ اگر ایوان کے اندر دس، بارہ یا بیس ممبران نے غلط بیانی سے کام لیا ہو اور ان کو اس غلط بیانی کی سزا بھی دی گئی ہو تو اس بات کا جواز ہرگز نہیں بنتا کہ پورے کے پورے پارلیمان کو بے توقیر کیا جائے۔ جناب چیئرمین! میرا صرف کہنا یہ ہے کہ اگر میں نے affidavit دیا ہے اور وہ record کا حصہ ہے اگر اس affidavit میں غلطی ہے اور میں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے تو ثابت کیا جائے اور مجھے وہی سزا دی جائے جس کا آئین اور قانون تقاضا کرتا ہے۔ میں نے affidavit دے دیا ہے تو پھر وہ کونسا قانون ہے کہ mid term میں مجھے دوبارہ کہا جائے کہ تم جا کر سیکرٹری کے سامنے بیٹھ کر اس پر دستخط کرو پھر سیکرٹری اس پر دستخط کرے اور پھر کچہریوں میں جا کر Oath Commissioner سے اس کی تصدیق کراؤ، میرا صرف کہنا یہ تھا۔

جناب چیئرمین! بات میں لمبی نہیں کرنا چاہتا کافی وقت اس پر صرف ہو چکا ہے لیکن میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا جس طرح ہماری معزز عدلیہ میں ایسے جج صاحبان تھے جنہوں نے بدنام زمانہ PCO کے تحت حلف لیا تھا۔ ہم جانتے ہیں جنہوں نے PCO کے تحت حلف لیا لیکن ہم اب بھی عدلیہ کا احترام کرتے ہیں regardless of the fact that the court consisted of judges who had taken oath under the PCO because we believe کہ اگر ایک، دو یا تین لوگوں نے، اس ادارے کے لوگوں نے کوئی غلط کام کیا ہے تو اس وجہ سے اس ادارے کو بے توقیر نہیں کرنا۔ کسی جج نے PCO کے تحت حلف لیا تھا تو ہم ان PCO judges کو ہدف تنقید بناتے ہوئے، ہم عدلیہ کو بے توقیر نہیں کر رہے۔ اسی طرح میرا کہنا صرف یہ ہے کہ اگر دس بارہ فاضل ممبران نے غلط بیانی سے کام لیا تھا تو اس کی پاداش میں---

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ بابر صاحب۔ گزارش یہ ہے کہ

The issue which was raised by the Leader of House, certainly, it is very unfortunate that a person who represents the Prime Minister of

Pakistan, certain officials whether they were police officials or FIA officials, they visited the residence of the Leader of the House. This is a thing to which the honourable Members have rightly said, it is alarming, it concerns the Parliamentarians. Now I am going to ask a report from the Interior Minister. I want to pose two things that I would ask the Interior Minister to report to this House who were the people who had gone to the residence of the Leader of the House, give details and what was the purpose to visit that place or to visit the house or the residence of the Leader of the House. Whether they had a search warrant and if so; for whom? I want report on these things by Wednesday. I ask the Chief Whip kindly communicate with the Interior Minister, ask him to give the report of this incident by Wednesday.

Secondly, there is another issue which has been raised by Farhattullah Babar *sahib*, as I have earlier said that this was the direction of Supreme Court to the Election Commission and in view of that judgment I have listened and heard the honourable Chief Election Commissioner and the Secretary Election Commission on the media while they were saying something about the Parliament that the Parliament did not respond to that. In fact, it was their task. You all are here who have filled that form while contesting elections to the National Assembly or to the Senate. I have got those forms.

سینیٹ کے جو election rules ہیں، ان کے ساتھ Annexure Form–I ہے اور Form–I میں proposer and seconder کے بعد ایک declaration ہے اور وہ Form–I کا Para–I ہے اس کو Article 62, 63 declare کرتا ہے کہ

he is not disqualified. The point is this, once the declaration was taken and every year the Election Commission seeks the declaration

of assets also then why that burden was shifted to the Senate Secretariat or to the National Assembly.

The function of the Senate Secretariat and the National Assembly only starts once the Election Commission notifies somebody as a returned candidate. Our functions start when somebody takes oath in this House. Earlier, the election process is taken up by the Election Commission itself. So, seeking a declaration or seeking an affidavit from an honourable member is the task of the Election Commission. What we said is that they should directly seek these information from the honourable members and it is a sort of humiliation to the honourable member. I feel, it was a humiliating to ask an honourable member that he should come before the Secretary National Assembly or before the Secretary of the Senate and sign the declaration in his presence and the Secretary of the Senate should verify his signature. So, if at all, they want it then the Election Commission should do this itself. Why should the Senate Secretariat and the National Assembly Secretariat get involved in that? That is the process of Election Commission that is why we have written to them. I hope the Election Commission would take all these things with this spirit and in the light of the Supreme Court judgment as this task was given to the Election Commission. Thank you. Now we move on to the Orders of the Day.

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب! مجھے آپ کے بیان سے اختلاف ہے کہ الیکشن کمیشن ہم سے دوسری بار affidavit لے یا وہ ہمیں direction دے، یہ دراصل ہماری insult ہے۔

Mr. Chairman: Then it is an individual case and you have to get a remedy somewhere else. For that, if Election Commission asks you then obviously you have to get a remedy for that also but certainly, I cannot ask them that they should not ask any

information. If at all, Election Commission wants information, it is their option and if you disagree to that then you have to get remedies for that. Thank you. Yes Dar *sahib.*

Passage of Unanimous Resolution on Airing the Blasphemous Movie.

Senator Mohammad Ishaq Dar: I am happy to report that according to your direction we have consulted the different parties and I am grateful to all the Parliamentary Leaders who are present here or who have left including the Leader of the House, they have given clearance. Now we have a consensus document as per your direction. So, before I move to table this resolution, I beg to move that under rule 263 of the Rules of the Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, the requirements of rules 25, 26, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to allow me to move the resolution.

Mr. Chairman: I put this before the House that it has been moved that under rule 263 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in Senate 2012, the requirements of rules 25, 26, 29, 30 and 133 of the said rules be dispensed with in order to move the resolution.

(*The motion was carried)*

Mr. Chairman: The motion is carried. Now Dar *sahib*, move the resolution.

Senator Mohammad Ishaq Dar: Mr. Chairman, with your permission I beg to move the unanimous resolution on behalf of the entire House.

The Senate of Pakistan condemns in strongest terms, the airing of blasphemous movie which seems to be a vilification

campaign being maliciously touted by some western elements and lobbies of different countries to malign Islam, the Holy Prophet Muhammad (Peace be Upon Him) and the Holy Quran, all on the pretext and behind the smoke screen of freedom of speech and expression.

This House conveys its deep concern over a systematic, conscious and well-orchestrated connivance to consistently splash out and propagate hate literature, sacrilegious caricatures and incendiary statements to aggravate religious sentiments of 1.5 billion Muslims across the globe.

The Senate of Pakistan calls upon the United Nations and other International fora to promote peace and harmony, mutual human respect, tolerance, and, above all, safeguard all human beings from abuse and torture of all kinds, irrespective of the color, creed, race, religion, national identity and political strength.

The Senate of Pakistan strongly recommends that the right of freedom of speech and freedom of expression should not be allowed to be abused to create inter-faith fissures and to hurt sentiments of followers of a certain faith, which in this case are Muslims, who happen to be the largest religious denomination of the world after Christians.

This House is of the considered opinion that such incidents provide extremists and terrorists' organizations a good justification and a supposedly higher moral ground in recruiting, promoting and exporting extremism and terrorism, and take advantage of this to create more cleavages between followers of different religions and stoke up hatred and mistrust.

The Senate of Pakistan strongly believes that a few irresponsible individuals or small organizations, no matter which ethnic group, religion, or country they belong to, must not be

allowed to damage and spoil international peace, understanding, goodwill and coexistence among peoples of various faiths.

The Senate of Pakistan urges upon the United Nations that an international law/framework is devised making incumbent upon all member states to jointly work towards interfaith harmony by introducing laws entailing deterrent punishments in order to discourage and prevent the production and outflow of blasphemous material aiming at insulting or ridiculing all religions, holy personalities and other sacred scriptures.

The Senate urges upon the Government of Pakistan to take appropriate and effective steps to mobilize the governments and people of all Muslim and peace−loving countries of the world to resort to all necessary (diplomatic and other) measures to condemn and counter these efforts which threaten peace and harmony between different religions and cultures.

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House.

(The motion was adopted unanimously)

Mr. Chairman: The resolution is adopted unanimously.

حاجی غلام علی صاحب! ظفر علی شاہ نے ایک report lay کرنی ہے اس کے بعد I will give you the floor. جی اسحاق ڈار صاحب۔

Senator Mohammad Ishaq Dar: Sir, under rules of business, this resolution would pertain to the Ministry of Foreign Affairs and this will be sent by the Senate to the Ministry of Foreign Affairs of Pakistan. So, I would request through you that it should be recorded in the proceedings that the Ministry of Foreign Affairs should not just put it in their file, they should send the copies of this resolution to the Secretary General United Nations, to the Secretary General OIC, to the country where it happened which is United States of America and the other western diplomats,

embassies and the Chairman of the Human Rights Council. So, I would request that this resolution when the Secretary actually under the rules of business would be transmitting to the Foreign Affairs, he should categorically give them also action direction sir.

Mr. Chairman: As suggested by the Leader of the Opposition certainly I feel
کہ یہ resolution صرف Foreign Office کو نہیں بلکہ جن جن اداروں کا ذکر آپ نے کیا ان تمام اداروں کو یا ان کے سربراہوں کو بھی بھیجا جائے۔ جی سید ظفر علی شاہ صاحب۔ آپ ایٹم نمبر ۲ move کریں۔

Presentation of Reports

Senator Syed Zafar Ali Shah: I being Chairman, Standing Committee on National Regulations and Services, hereby move that under sub-rule (1) of rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the Bill to provide for the establishment of Drug Regulatory Authority of Pakistan [The Drug Regulatory authority of Pakistan Bill, 2012], be condoned till today.

Mr. Chairman: I put it before the House that it has been moved that under sub-rule (1) of rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, the delay in presentation of report of the Committee on the Bill to provide for the establishment of Drug Regulatory Authority of Pakistan [The Drug Regulatory authority of Pakistan Bill, 2012], be condoned till today.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Now Syed Zafar Ali Shah *sahib*, to move Item No.3.

Senator Syed Zafar Ali Shah: Thank you Mr. Chairman. I, being Chairman Standing Committee on National Regulations and Services, am to present report of the committee on the Bill to provide for the establishment of Drug Regulatory Authority of Pakistan. [The Drug Regulatory Authority of Pakistan 2012].

Mr. Chairman: The report stands presented. Haji Ghulam Ali *Sahib.*

FATEHA

سینیٹر حاجی غلام علی: جناب چیئرمین! شکریہ۔ باقی باتیں تو ہو گئی ہیں۔ ہمارے دو معزز سینیٹرز عدنان خان صاحب اور حاجی خان صاحب کے والد فوت ہو گئے ہیں، میری درخواست ہے کہ ان دونوں کے لیے فاتحہ خوانی کی جائے۔

جناب چیئرمین: مولانا شیرانی صاحب، ہمارے دو معزز سینیٹرز کے والد صاحبان کا انتقال ہوا ہے، ان کی مغفرت کے لیے دعا فرما دیں۔ جناب دھامرا صاحب۔

سینیٹر مختیار احمد دھامرا: جناب! کل سندھ میں MNA نفیسہ شاہ کے جلسے میں حملہ آوروں نے حملہ کر کے سات بے گناہ لوگوں کو شہید کر دیا تھا۔ دو، چار دن سے سندھ میں جو movement چل رہی ہے، اس میں بھی کچھ لوگ شہید کیے گئے ہیں۔ میری درخواست ہے کہ ان کے لیے بھی دعا کی جائے۔

جناب چیئرمین: شیرانی صاحب، کل خیرپور میں ہونے والے واقعے میں جو لوگ شہید ہوئے ہیں، ان کے لیے بھی دعا فرمائیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب چیئرمین: بابر غوری صاحب۔

سینیٹر بابر خان غوری (وفاقی وزیر برائے جہاز رانی و بندرگاہیں): جناب! ایک بہت ہی important issue ہے کہ جب بھی taxes وغیرہ کا مسئلہ ہوتا ہے یا کسی item پر ٹیکس لگانے یا ہٹانے ہوتے ہیں relief دینا ہوتا ہے، اس کے لیے سالانہ بجٹ ہوتا ہے اور وہ budget Cabinet میں

آتا ہے، اس کے بعد House میں آتا ہے اور وہاں پر debate کے بعد taxes final ہوتے ہیں اور وہ پورے سال کے لیے ہوتے ہیں۔ پچھلے دنوں Overseas Pakistanis پر اچانک تقریباً 8% to 10% extra tax پاکستان calls کرنے پر لگا دیا گیا ہے۔ اس سے امریکہ، برطانیہ، UAE سعودی عرب یا دنیا بھر میں جتنے بھی پاکستانی ہیں جو اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں کو سستی calls کر لیتے تھے، آج ان کے لیے calls کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ پہلے ان کو تین ڈالر میں سو منٹ کا کارڈ ملتا تھا، آج وہ پچاس ڈالر کا ہو گیا ہے بلکہ دکان والوں نے cards رکھنا چھوڑ دیے ہیں۔ یہ issue نہ تو Cabinet میں آیا اور نہ ہی Parliament میں آیا اور اچانک یہ نافذ کر دیا گیا۔ ہم متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور ایوان کے توسط سے یہ چاہتے کہ وزیر خزانہ صاحب اس کا notice لیں کہ PTA نے کس کی اجازت سے یہ tax لگایا ہے اور کیوں لگایا ہے؟ پاکستان سے باہر لاکھوں پاکستانی تشویش کا شکار ہیں، اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ایوان کی طرف سے بھی اس کا notice لیا جائے۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you Babar Ghouri *Sahib*. You are a member of the Cabinet and why don't you raise this issue in the Cabinet? One thing, secondly, instantly if you raise an issue, it should be in a proper form. You give it in a proper form we will take it up in the House. Babar Ghouri *Sahib*.

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! آپ نے جیسا کہا بالکل ٹھیک ہے، as a member of the Cabinet میں اس کو وہاں ضرور اٹھاؤں گا۔ Cabinet کی meeting Wednesday کو expected ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چونکہ House نے budget pass کیا تھا، اس لیے میں اس کو raise کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ House budget pass نہیں کرتا۔ Only recommendations....

سینیٹر بابر خان غوری: جناب! اس House سے recommendations جا چکی ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ قومی اسمبلی میں جب budget pass ہوا تھا، Senate سے recommendations گئی تھیں تو کہیں پر یہ tax نہیں تھا، یہ اچانک آیا ہے لہذا یہ اس House کی

ذمہ داری ہے کہ عوامی issues کسی بھی وقت سامنے آئیں وہ انہیں take up کرے، اسی لیے raise کیا تھا اور نہ اس کو Cabinet میں ضرور اٹھائیں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: ٹھیک بات ہے لیکن اب بھی raise کریں گے تو it would be a sort of recommendation. Finance Bill is the domain of the National Assembly, we can only give recommendations and if you bring this issue in a proper form, we will take it up. Raza Rabbani *Sahib*.

سینیٹر میاں رضا ربانی: جناب! جو issue بابر غوری صاحب نے اٹھایا ہے، اس پر آپ کا ایک منٹ لوں گا کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے میں بھی اس step کو سختی سے condemn کرتا ہوں۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ جتنی بھی regulatory bodies ہیں، یہ حکومت کو اعتماد میں لیے بغیر مختلف چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ کر رہی ہیں اور taxes بھی لگا رہی ہیں۔ آپ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ پاکستانیوں کی ایک کثیر تعداد بیرون ملک مقیم ہے اور دنیا میں جس طرح دوسری applications کے ذریعے telephonic conversations free کر دی گئی ہیں، وہاں پر یہ ایک اضافی ٹیکس لگایا گیا ہے۔ یہ totally uncalled for ہے اور آپ کے توسط سے پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ یہ ٹیکس فوری طور پر واپس لیا جائے۔

Mr. Chairman: Mian *Sahib*, you give a calling attention notice. We will ask the concerned minister to be present in the House and respond to this issue. We will take up this issue. This concerns many people living abroad. Obviously you and Babar Ghouri *Sahib* give a calling attention notice, we will ask the minister concerned to come to the House. Now we move to item No. 4. Nabi Bangash *Sahib.*

سینیٹر عبدالنبی بنگش: Overseas Pakistanis کا مجھ سے کافی تعلق ہے، اس سلسلے میں مجھے اتنے لوگ calls and messages کر رہے ہیں۔ جو overseas Pakistanis اپنے خون پسینے کی کمائی یہاں بھیج کر اربوں ڈالر زرمبادلہ دے رہے ہیں، آپ ان کو کہاں facilitate کر رہے ہیں؟ یہاں نہ تو ان کے بچوں کے لیے سکول ہیں، نہ retirement کے بعد ان کے لیے

pension ہے، کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم صرف ان کے خون پسینے کی کمائی پر ملک چلا رہے ہیں اور الٹا ان پر ہی ٹیکس لگا رہے ہیں، even though ملک سے باہر ہیں لیکن ان کی جیبوں سے بھی ٹیکس نکال رہے ہیں، یہ انتہائی زیادتی ہے۔ میں ANP کی طرف سے یہ ضرور کہوں گا کہ یہ فیصلہ واپس لیا جائے اور جناب! اپنی آواز بلند کرنے کے لیے ہمارے پاس یہی ایک forum ہے، ہم تو minister وغیرہ نہیں ہیں کہ Cabinet میں بیٹھ کر بات کر سکیں۔ اس لیے آپ ہمارے custodian ہیں، Leader of the House یہاں پر تشریف فرما ہیں، ہماری طرف سے حکومت کو درخواست کریں کہ اس ٹیکس کو فی الفور واپس لیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: غلام علی صاحب، آپ کا privilege motion ہے؟

سینیٹر حاجی غلام علی: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ درج ذیل سے بحیثیت رکن سینیٹ میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ''مورخہ 13 اگست 2012 کو تقریباً دس بجے میں نے سرکاری کام کے سلسلے میں وزارت خارجہ کے Deputy Chief of Protocol عامر آفتاب قریشی کو فون کیا تو ان کے staff نے بتایا کہ وہ مصروف ہیں۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد میں نے دوبارہ فون کیا تو وہی جواب ملا کہ صاحب مصروف ہیں۔ میں نے پھر ایک گھنٹے بعد سینیٹ کے ایک آفیسر کو وہاں بھیجا اور خود فون پر بات کرنے کی کوشش بھی کی لیکن اس نے مجھ سے بات نہیں کی اور نہ ہی میرے بھیجے ہوئے سینیٹ کے آفیسر سے ملا۔ پھر Senate Secretariat کے ایک senior protocol officer سے بھی میں نے کہا کہ میری ان سے بات کرائیں، اس کے staff نے سینیٹ کے آفیسر سے بات کی اور بتایا کہ وہ سینیٹر سے بات نہیں کرنا چاہتا تو آپ سے کیا بات کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یہ کہا کہ میں ان کے خلاف جو بھی کروں، اس کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔

جناب عالی! اراکین پارلیمنٹ سے سرکاری افسران کا یہ رویہ نہایت افسوس ناک اور شرم ناک ہے۔ اس آفیسر کے مذکورہ رویے سے میرا اور اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس لیے میری اس تحریک کو منظور کر کے متعلقہ کمیٹی کی سپرد کیا جائے تا کہ اس آفیسر کے خلاف مناسب کارروائی ہو سکے''۔

جناب چیئرمین: جناب Leader of the House آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

Mr. Chairman: I allow the privilege motion in order and refer it to the Committee on Rules of Procedures and Privileges. Item No. 4 is commenced business. We may now take up item No. 4 regarding further discussion on the following motion moved by Col. (Retd.) Syed Tahir Hussain Mashhdi on his behalf and on behalf of Mr. Hamza on 6th September, 2012.

اس پر گیارہ معزز ممبران نے بات کی ہے اور last session میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ اس کو carry forward کیا جائے تا کہ اگلے session میں بھی اس پر discussion ہو سکے۔ اس پر جو معزز ممبران بات کرنا چاہتے ہیں، میں ان کو floor دینے کو تیار ہوں۔

> "This House may discuss the law and order situation in the country with particular reference to target killings and sectarian violence in Balochistan, Karachi and Gilgit Baltistan".This was the motion

اس پر جو بھی بات کرنا چاہے، میں بات کروا دیتا ہوں۔ بدر صاحب، اس کو آپ conclude کریں گے یا Interior Minister کریں گے؟

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: اس سلسلے میں Interior Minister کو سن لیا جائے۔

Mr. Chairman: There is no other speaker now. Col. Sahib, you want to say something?

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: جناب! یہ بہت ہی important debate تھی اور اس کو جب start کیا تو honourable Minister for Interior نے بڑے بڑے بول بولے تھے کہ میں اسے ہفتوں سننے کو تیار ہوں، دس دن سننے کو تیار ہوں اور اس کا میں خود جواب دوں گا۔ اسے ہم نے دو دن چلایا اور کچھ لوگوں نے بات بھی کی۔ یہ دیواروں کو تقریریں سنانے کے مترادف ہے۔ ہمارے بیچارے Leader of the House جن کے پیچھے پاکستان کی پوری police force ویسے ہی لگی ہوئی ہے، اب ان پر بوجھ ڈالنا مناسب نہیں۔ جب منسٹر ہی نہیں ہے تو اسے آگے کر دیں اور جب منسٹر صاحب تشریف لائیں تو اس پر debate ہونی چاہیے because it is a very important topic and subject. اس میں law and order situation in

Balochistan ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے اور آج بھی آپ کے سامنے پیش کیا گیا تھا، یہ تین ضلعے ہیں، مستونگ، خضدار وغیرہ جہاں شہر کئی مہینوں سے بند پڑے ہیں اور وہاں daily لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ پاکستان میں ایک endangered species ہو گئی، پاکستان کے شیعہ حضرات کو بسوں سے اتارا جا رہا ہے اور ان کے identity cards دیکھ کر ان کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ بلوچستان میں Hazara tribe ہے، ان بیچاروں کا رنگ گورا ہے، ان کو پکڑ کر قتل کیا جا رہا ہے۔ یہ پوری کی پوری situation بہت ہی خراب ہے and law and order situation has deteriorated to the extant that there is no writ of the Government anywhere in Pakistan at the moment. کوئی safe نہیں ہے، کوئی گھر سے نہیں نکل سکتا۔

جناب چیئرمین: شاہ صاحب! Interior Minister صاحب نہیں ہیں اس کے باوجود You are going on with all this issue. Let us see if Interior Minister comes here.

سینیٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید طاہر حسین مشہدی: تو Interior Minister کو یہ سننا چاہیے، آپ تو سن لیتے ہیں، آپ افسوس بھی کر لیتے ہیں اور آپ کو دکھ بھی ہوتا ہے مگر Interior Minister صاحب کو دکھ اور افسوس ہونا چاہیے، he is responsible, once they have the authority, they have the responsibility یا تو authority چھوڑیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی ڈاکٹر فروغ نسیم صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر فروغ نسیم: شکریہ۔.Sir I am very grateful for the floor یہ بات of course Interior Minister صاحب کے سامنے ہونی چاہیے لیکن floor کے سامنے اس قسم کی law and order situation کو internationally correct کرنے کی یہ بات ہے کہ پولیس localized ہونی چاہیے، جب تک پولیس localized نہیں ہوگی تب تک یہ law and order situation ختم نہیں ہو گی۔ Just one more thing sir, secondly Police کا appointment merit پر ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب مولانا شیرانی صاحب۔

سینیٹر مولانا محمد خان شیرانی: جناب چیئرمین! مجھے سمجھ نہیں آتی کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں یا آپ سے گلہ کروں۔ یہ جو electronic request ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں serial number کو مد نظر رکھا جائے لیکن پتا نہیں شاید آج کل آپ ناراض ہو گئے ہیں یا کیا ہوا ہے۔ سب سے پہلا نمبر ہمارا ہوتا ہے لیکن آپ اس طرف دیکھتے بھی نہیں۔ میں آپ کے اس رویہ پر آج احتجاج کرتا ہوں لیکن میں اس موضوع Item No. 4 پر ضرور بحث کروں گا۔ آج آپ نے جو رویہ اختیار کیا ہے اس پر میں احتجاج کرتا ہوں اور میں ہاؤس سے باہر جاؤں گا۔

(اس موقع پر مولانا محمد خان شیرانی صاحب بطور احتجاج ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

جناب چیئرمین: جی عبدالحسیب خان صاحب۔

سینیٹر عبدالحسیب خان: جناب چیئرمین! یہ بہت اندوہناک اور تکلیف دہ بات ہے۔ ابھی ہم law and order پر بات کر رہے ہیں، افسوسناک بات یہ ہے کہ سندھ میں حکومت کی writ نہیں ہے۔ یہ ابھی چار دن پہلے کا واقعہ ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ ریکارڈ پر آجائے اور اس پر رحمن ملک صاحب آکر جواب دیں۔ چار دن پہلے industrial area سے دو ٹرک پکڑے گئے جن پر سامان لدا ہوا تھا۔ میں اس علاقے کا نام نہیں لوں گا وہ اس علاقے میں پہنچے، ایک گراؤنڈ کے پاس وہ ٹرک کھڑے ہوئے تھے CPLC کے چیف اور تین چار لوگوں نے I.G سے بات کی، D.G. Rangers سے بات کی، ان کو بتایا کہ وہاں ٹرک کھڑے ہوئے ہیں، انہوں نے D.I.G صاحب کو حکم دے دیا but nobody went there. اس کے بعد finally یہ ہوا کہ وہ پارٹی گئی، پیسے دیئے اور ٹرک لے کر آگئے۔ وہاں پر اگر یہ حالت ہے کہ پولیس والے ان علاقوں میں نہیں جا سکتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گورنمنٹ کی writ باقی نہیں رہی۔ میرا صرف یہ سوال ہے کہ آپ یہ کیسے expect کر سکتے ہیں کہ کراچی میں law and order maintain ہو گا جبکہ پولیس والے روڈ پر نہیں آتے۔ کراچی میں بیرکوں میں 15 ہزار Rangers بیٹھی ہوئی ہے، وہ باہر نہیں نکل رہی، ہر روز 12,15 لوگ مر رہے ہیں، اغوا ہو رہے ہیں اگر پولیس اور Rangers کام نہیں کریں گے تو یہ اغوا روز بروز بڑھتے جائیں گے اور قتل ہوتے رہیں گے۔ میری درخواست ہے کہ رحمن ملک صاحب اس چیز کا ضرور جواب دیں کہ بتانے کے باوجود بھی انہیں کیوں نہیں پکڑا گیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جہانگیر بدر صاحب! میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آج Interior Ministry کا issue related تھا، MOSصاحب بھی نہیں ہیں، Interior Minister بھی نہیں ہیں۔ Kindly find it out if somebody from Interior Ministry is sitting in the gallery, they should take the notes of the honourable members. Please ensure. Last time بھی میں نے کہا تھا۔ آپ پتا کریں کہ concerned ministry کا آدمی یہاں پر بیٹھتا بھی ہے، if nobody is there then call the Secretary Interior tomorrow.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: ٹھیک ہے، آپ جیسے کہتے ہیں۔

جناب چیئرمین: بدر صاحب! دیکھیں at least this is a Parliament and they are supposed to be here.

سینیٹر محمد جہانگیر بدر: Last timeمنسٹر صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ one of them will be hereاگر نہیں تو گیلری میں ہوں گے۔

جناب چیئرمین: یہ ذرا اپنے سٹاف سے پتا کروا لیں، whether somebody is taking notes or not.جی شاہی سید صاحب۔

سینیٹر شاہی سید: شکریہ جناب چیئرمین ۔ سمجھ نہیں آتی کہ کہاں سے شروع کروں۔ جہانگیر بدر صاحب کی یادداشت کے لیے صرف اتنا عرض کروں گا کہ

کیوں اداس پھرتے ہو سردیوں کی شاموں میں

اس طرح تو ہوتا ہے، اس طرح کے کاموں میں

بد قسمتی سے یا خوش قسمتی سے اپوزیشن اور حکومت، ایسا لگتا ہے کہ ایک دوسرے کی عزت خود کرنا سیکھیں اور اس ایوان کو بچانے کے لیے کوئی مشترکہ لائحہ عمل بنائیں۔ ہم خود مل بیٹھ کر آپس میں طے کریں، ہماری کمزوریاں، کوتاہیاں وہ میں نے پہلے بھی ایک دو مرتبہ ذکر کیا تھا مگر یہ جو کراچی کے حالات ہیں روزانہ دس، پندرہ اور کل سترہ انسان قتل ہوئے اس پر کوئی بات کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر پولیس کمرے میں آتی ہے تو میرا استحقاق مجروح ہوا اور میرے ساتھ زیادتی ہوئی وہ جو انسان مارے جا رہے ہیں، جو لوگ اغوا ہوئے ہیں، جو Industrialist shiftہو رہا ہے، کراچی میںgang war ہو رہی

ہے، ہر علاقے میں مختلف gangs ہیں۔ ہمارے چالیس سے زیادہ دفاتر بند کردیے گئے ہیں، اے این پی کے جھنڈے اتارے گئے ہیں، ہمارے لوگوں کو رمضان شریف میں شہید کرکے باقاعدہ TTP والوں نے اس کو مان لیا کہ ہم نے ان کو مارا ہے۔ یہ سب کچھ ساری ایجنسیوں کے ریکارڈ پر ہے، اگر کسی کو ریکارڈ چاہیے تو میں سینکڑوں کے نمبر دے سکتا ہوں کہ وہ دھمکیاں دے رہے ہیں اور کروڑوں روپے مانگ رہے ہیں۔ ہم دنیا کو تو بتاتے ہیں کہ اکیسیویں صدی میں ہیں، کمپیوٹرائز دور ہے آخر وہ نمبر کیوں trace نہیں ہو رہے؟ وہ کون لوگ ہیں، افغانستان کے نمبر استعمال ہو رہے ہیں۔ یہ جو بھتہ مافیا ہے، جو لینڈ مافیا ہے، جو یہاں پر اسلحے کا ڈھیر بنا ہوا ہے یہاں پر لانچرز پڑے ہوئے ہیں، جب کہ کئی مرتبہ ہم بول چکے ہیں۔ آپ کی پولیس اور Rangers بھی کئی مرتبہ ایسے علاقوں میں ناکام ہو چکی ہے۔ موجودہ حکومت میں رہتے ہوئے ہمارے تینوں اتحادی وہاں پر برملا کہہ رہے ہیں کہ اپریشن کیا جائے اور ان بدمعاشوں کو گرفتار کیا جائے لیکن صرف کہنے کی حد تک ہے، implementation نظر نہیں آتی۔ جناب والا، آپ سیاسی رشوت سمجھیں یا اس کو جو بھی سمجھ لیں، میں نے پہلی مرتبہ یہ لفظ سنا ہے کہ پولیس میں open appointment order دیے گئے۔ جب آپ حکومت ان سیاسی رشوتوں پر چلاؤ گے، یہ جام صادق کے دور سے شروع ہوا ہے، آپ کے ادارے مفلوج بیٹھے ہوئے ہیں اور جب ان کو investigate کیا تو پتا چلا کہ جو سات سو appointments دی تھیں وہ open تھیں، ان میں سے تین سو بارہ بندے murder اور دنیا بھر کے criminal cases میں involved ہیں۔ آخر آپ کب تک آنکھیں بند کرو گے، کرتے رہو۔ ہمارا جو نعرہ تھا اور آواز کو یہاں تک پہنچانا تھا وہ ہم پہنچا چکے، اب خدا کے لیے اس کا کوئی علاج کریں۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 9th October, 2012 at 10.00 a.m.

....

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 9th October, 2012 at 10.00 a.m.]

....